اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳ | ۹ وفا ۱۳۲۸ ہش | ۹ جولائی ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۵۷

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی علالت

آج مورخہ ۸/۷/۴۹ کے الفضل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی علالت کے متعلق جو اطلاع شائع ہوئی۔ وہ اکثر دوستوں کے لئے غلط فہمی کا موجب ہوگئی ہے۔ کیونکہ اسے حضرت صاحب کی علالت کے متعلق آخری اطلاع سمجھا گیا ہے۔ حالانکہ میں نے جو نوٹ کل ۷/۷/۴۹ کے الفضل میں شائع کرایا تھا۔ وہ اس سے بعد کا تھا۔ بہرحال اب حضرت صاحب کی علالت کے متعلق آخری اطلاع جو بذریعہ تار موصول ہوئی ہے۔ درج ذیل کی جاتی ہے۔

"حضرت صاحب کی اعصابی تکلیف نقرس کے حملہ کی صورت اختیار کر گئی ہے اور پاؤں میں درد پہلے سے زیادہ ہو گیا ہے۔ نیند بھی ابھی پوری طرح نہیں آتی" احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں۔ (خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور) ۸/۷/۴۹

کشمیر کا معاملہ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعے جلد سے جلد طے کیا جائے

ریاست قلات کے پچیس ہزار ہندوؤں کا مطالبہ

کراچی ۸ جولائی:۔ ریاست قلات کے پچیس ہزار ہندوؤں کے ایک نمائندہ وفد نے آج ... کے جائنٹ سیکرٹری سے ملاقات کی۔ وفد نے کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ کشمیر کا مسئلہ جلد سے جلد آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعہ طے ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ نہ صرف دونوں ملکوں کے درمیان بلکہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان بھی دوستانہ اور خوشگوار تعلقات قائم کرنے کا یہی ایک واحد ذریعہ ہے۔ متروکہ جائیداد کے متعلق حال ہی میں ہندوستان نے جو آرڈیننس پاس کیا ہے۔ وفد نے اس پر بھی شدید نکتہ چینی کی۔

آج قلات کے وزیر اعظم خان محمد ظریف خان نے ایک بیان میں پاکستان کے متعلق کابل کی مخالفانہ پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ کابل کے مخالفانہ پروپیگنڈے کی وجہ سے قلات میں افغانستان کے خلاف غصہ کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ آپ نے کہا یہ پراپیگنڈا دشمنوں کے ایماء پر کیا جا رہا ہے۔

کراچی ۸ جولائی پاکستان کی مجلس دستور ساز نے زراعت کی ترقی کے لئے جو ایک کروڑ روپیہ منظور کیا ہے۔ اس میں سے بیس لاکھ روپیہ مغربی پنجاب کو دیا جائے گا

سرحد میں پاکستانی گورنر کے تقرر کا خیر مقدم

اللہ نواز خان کا بیان

پشاور ۸ جولائی۔ صوبہ سرحد میں کرنل صاحبزادہ محمد خورشید کے گورنر مقرر ہونے پر عوام اور حکام سب کی طرف سے بہت خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ آج سرحد اسمبلی کے سپیکر اللہ نواز خان نے صوبے میں پاکستانی گورنر کے تقرر کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بات عوام کے لئے قابل فخر اور تسلی بخش ہے کہ صوبہ کا نظم و نسق ایک ایسے شخص کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جو ہم میں سے ہے۔ یہ تقرر اس احسان عظیم میں اضافہ کے مترادف ہے جو مرکزی حکومت کی طرف سے پہلے ہی ہمارے صوبے پر ہے۔

مشترکہ فوجی کانفرنس کے سلسلے میں پاکستان کے جواب پر غور و خوض

سرینگر میں کشمیر کمیشن کا مکمل اجلاس

سرینگر ۸ جولائی:۔ کشمیر کمیشن کی طرف سے گذشتہ دنوں مشترکہ فوجی کانفرنس کے انعقاد کی جو تجویز پیش کی گئی تھی کل پاکستان نے اس کا جواب راولپنڈی میں کمیشن کے نمائندوں کے حوالہ کر دیا تھا آج یہ جواب سرینگر بھجوا دیا گیا۔ چنانچہ کمیشن نے آج ہی ایک مکمل اجلاس میں پاکستان کے ارسال کردہ جواب پر غور کیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان کا جواب بھی آج تیسرے پہر کمیشن کے حوالے کر دیا گیا۔ ہندوستان نے کانفرنس میں شرکت کی دعوت منظور کر لی ہے۔ یہ کانفرنس ۱۴ جولائی کو جمعہ کے دن کراچی میں ہونی قرار پائی ہے

خان آف ممدوٹ کے خلاف انکوائری کا دوسرا دن

لاہور ۸ جولائی:۔ لاہور ہائی کورٹ میں سپیشل ڈویژن بنچ کے روبرو جو جسٹس محمد شریف اور جسٹس کارنیلیئس پر مشتمل تھا۔ خان آف ممدوٹ کے خلاف الزامات کی سماعت آج پھر شروع ہوئی۔ صفائی کے بڑے وکیل نے مقدمہ کی سماعت کے بارے میں سپیشل ڈویژن بنچ کے اختیارات پر اعتراض کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایکٹ مجریہ ۱۹۴۹ء کی دفعہ ۳ کے مطابق گورنر صوبے کے وزیر نائب وزیر اور ممبران کونسل کے خلاف تحقیقات کا حکم دے سکتا ہے لیکن خان آف ممدوٹ ان عہدوں میں سے کسی سے بھی تعلق نہیں رکھتے۔ وہ صرف سابق وزیر اعظم ہیں اس لئے گورنر کو ان کے خلاف تحقیقات کا حکم جاری کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ سپیشل بنچ کو اس بناء پر اپنی تنسیخ کر دینی چاہیئے۔ بنچ نے فیصلہ دیا کہ عدالت اپنے آپ کو منسوخ نہیں کر سکتی۔ وکیل صفائی کو اس بارے میں گورنر یا گورنر جنرل سے اپیل کرنی چاہیئے۔

وکیل صفائی نے یہ اعتراض بھی اٹھایا۔ کہ جسٹس محمد شریف اسی نوعیت کے دوسرے مقدمات میں بعض الزامات کے متعلق اپنی رائے دے چکے ہیں۔ اس سے مقدمہ پر برا اثر پڑ سکتا ہے۔ اسی طرح جسٹس کارنیلیئس مقدمہ زیر سماعت میں ایک اہم گواہ ہیں نیز وکیل صفائی نے کیس تیار کرنے کے لئے ایک مہینے کی مہلت مانگی عدالت نے چار یوم کی مہلت دیتے ہوئے سماعت ۱۲ جولائی تک ملتوی کر دی۔ اس روز عدالت وکیل صفائی کی بعض عرضداشتوں پر اپنی رائے کا اظہار کرے گی

کراچی ۸ جولائی:۔ حکومت پاکستان نے بیج کے طور پر استعمال کرنے کے لئے ہندوستان کو بیس ہزار ... منظور کر لیا ہے۔

قاہرہ ۸ جولائی:۔ مصر کے وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت مصر نے مصر میں ہوائی جہاز بنانے والی ایک فیکٹری قائم کرنے کے سلسلے میں ایک بیرونی حکومت سے معاہدہ کیا ہے۔ فیکٹری میں لڑاکا قسم کے ہوائی جہاز تیار ہوا کریں گے۔

پولیس اور جیل خانوں کے انسپکٹران جنرل کی کانفرنس

ڈھاکہ ۸ جولائی:۔ آج ڈھاکہ میں محکمہ پولیس اور جیل خانوں کے انسپکٹران جنرل کی کانفرنس ہوئی۔ جس میں مشرقی اور مغربی پاکستان کے انسپکٹران نے شرکت کی معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس میں قیدیوں کے تبادلہ کے متعلق ایک سکیم منظور کی گئی۔

کمیونسٹوں نے امریکی نائب قونصل کو گرفتار کر لیا

شنگھائی ۸ جولائی:۔ چینی کمیونسٹوں نے امریکہ کے نائب قونصل کو گرفتار کر لیا۔ اسے کہا جاتا ہے۔ کہ فتح کی خوشی میں شنگھائی میں ایک فوجی پریڈ ہو رہی تھی۔ اس دوران میں امریکہ کے نائب قونصل ٹریفک کے قاعدوں کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے چنانچہ انہیں گرفتار کر لیا گیا

مہاجرین کی آبادکاری کے لئے اراضی کی پیشکش

لاہور ۸ جولائی محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ ریاست بہاولپور کی حکومت نے مغربی پنجاب کے مہاجرین کی آبادکاری کے لئے حکومت مغربی پنجاب کو ۳۷۵۰۰ ایکڑ نہری رقبہ کی پیشکش کی ہے۔

نئی اراضی کے حسب ذیل شرائط و احکام ہیں۔

ہر مہاجر کنبہ کے لئے ۱۲½ ایکڑ اراضی کا یونٹ ہوگا۔ (۲) مہاجرین ۱۰ روپیہ فی ایکڑ کے مقررہ نرخ کی ادائیگی سے مستثنیٰ ہوں گے۔ (۳) مہاجرین کو بہاولپور گورنمنٹ کی طرف سے چار فصلوں کا مفت استفادہ اٹھانے کی اجازت ہوگی۔ جن کے لئے انہیں مالیہ اراضی۔ آبیانہ مالکانہ یا شرح ایکڑ یا کسی قسم کی کوئی دوسری ادائیگی نہیں کرنی ہوگی۔ اگر فصل خراب ہو تو کالونائزیشن افسر اس فصل کو مذکورہ چار مفت فصلوں میں شمار نہیں کرے گا۔

(۴) دس فصلوں کے بعد مہاجرین اپنی اپنی اراضی پر حقوق موروثی کے اہل ہو جائیں گے بشرطیکہ انہوں نے ریاست کو اپنے ذمہ واجب الادا رقوم کی ادائیگی کر دی ہو۔ اور عطیہ کی تمام شرائط پوری کر دی ہوں۔

(۵) زمین کی قیمت قسطوں میں یا یکمشت ادا کرنے پر مہاجرین کو حقوق ملکیت عطا کئے جائیں گے۔ یکمشت قیمت ادا کرنے کی صورت میں مہاجرین سے کل ۱۵۰۰ روپیہ فی نصف مستطیل جس کا رقبہ ۱۲½ ایکڑ ہوگا کے حساب سے لیا جائے گا۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے ولیسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر 3 میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹیکہ ہیپولون (HEPOLON) اور اس کے استعمال میں ضروری احتیاط

از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ

مذکورہ بالا ٹیکہ ضعف جگر اور کمی خون کے علاج میں استعمال کیا جاتا ہے۔ گزشتہ دنوں لاہور میں ایک ڈاکٹر کے مشورہ پر چھ عدد شیشیاں میری اہلیہ نے اسی غرض سے لیں۔ مورخہ ۲۵ جون ۱۹۴۹ء کو انہوں نے بدوملہی میں جہاں پر وہ مقیم ہیں۔ ڈاکٹر نورالدین صاحب کے ذریعہ ایک شیشی کی دوا بذریعہ انجکشن استعمال کی۔ حسن اتفاق سے تیاری میں آدھی دوائی گر گئی۔ اور تقریباً آدھی دوائی جسم میں داخل ہوئی ٹیکہ کرتے ہی تمام بدن میں آناً فاناً آگ کی سی کیفیت پیدا ہو گئی۔ شدید خارش ہونے لگی۔ جسم پر بڑے بڑے سرخ داغ نمودار ہو گئے۔ آنکھیں پھٹنے لگیں۔ گلا پکڑا گیا۔ گھبراہٹ شدت کی ہوئی یہ دیکھ کر میں نے اپنے لڑکے صفی اللہ کو شفاخانہ بدوملہی کے انچارج ڈاکٹر محمد اکرام صاحب قریشی کی طرف دوڑایا۔ انہوں نے ٹھنڈا شربت پلانے کا مشورہ دیا۔ اور کہلا بھیجا فکر کی کوئی بات نہیں۔ اس دوائی کا کم و بیش یہی اثر ہوتا ہے ایک گھنٹہ تک آرام ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا تمام علامات یکے بعد دیگرے دور ہو گئیں سوائے دردِ زہ کی علامت کے کہ وہ بڑھتا گیا یہاں تک کہ خطرۂ اسقاط پیدا ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کو معہ ایک نرس بلایا گیا۔ نرس نے اپنا علاج کرنا چاہا۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے اسے روک دیا۔ اور یہ نیک مشورہ دیا۔ کہ بیمار کو اپنی حالت میں ہی فی الحال رہنے دیا جائے۔ آپ نے ایک ٹیکہ بھی لگایا جس سے رات آرام سے گزری۔ مگر دوسرے دن پھر تکلیف شروع ہو گئی۔ جس پر پیچوٹرین کا ٹیکہ لگایا گیا۔ اور آخر انہوں نے مشورہ دیا۔ کہ مریضہ کو لاہور لے جایا جائے۔ چنانچہ مریضہ کو لاہور لا کر لیڈی ولنگڈن ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ جہاں تیسرے دن ایک شدید خطرہ سے نجات ملی۔ جو مذکورہ بالا ٹیکہ کے غلط استعمال سے پیدا ہو گیا تھا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ ہی کا شکر ہے کہ اس نے تمام موافق اسباب پیدا کر دیئے۔ جو اس خطرہ کے دور ہونے کا موجب بنے۔ میری اہلیہ کو بھی اس واقعہ سے تین دن پہلے اسقاط حمل کے متعلق منذر خواب آیا تھا۔ اور مجھے بھی دو دفعہ ایسا نظارہ دکھایا گیا۔ جس سے میں سمجھا کہ ان کی زندگی خطرہ میں ہو گی۔ لیکن [illegible] ایک امید نجات کا پہلو بھی [illegible] حالات خطرناک ہی تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ڈاکٹر نورالدین صاحب کے ہاتھ سے آدھی دوائی گر گئی۔ پھر بدوملہی کے شفاخانہ میں ایک قابل ڈاکٹر موجود تھا جس نے نرس کو ایک غلط قدم اٹھانے سے بروقت روک دیا۔ اور فوری علاج اور نیک مشورہ سے بیمار کو اس قابل بنا دیا۔ کہ وہ لاہور پہنچایا جا سکے نہ شفاخانہ لیڈی ایچیسن میں جگہ تھی نہ شفاخانہ لیڈی ولنگڈن میں مگر حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب نے اطلاع [illegible] تے ہی ڈاکٹر منہاس صاحب کے ذریعہ سے کوشش کر کے موخر الذکر شفاخانہ میں داخلہ کا انتظام کرا دیا۔ جہاں ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب جیسے قابل اور ہمدرد معالج کا علاج میسر ہوا۔ شفاخانہ لیڈی ولنگڈن کی فضا اس نیک دل ڈاکٹر کے اخلاق اور حسن [illegible] سے معمور ہے۔ عملہ شفاخانہ کے افراد میں یگانگت و موافقت اور خدمت خلق کا احساس غالب ہے جس کی وجہ سے یہ شفاخانہ بے چارہ گان خستہ جانوں کے لئے ملجا و ماویٰ بنا ہوا ہے۔

میری اہلیہ نے خواب میں دیکھا تھا کہ تمام ذرائع استعمال ہونے کے بعد مایوسی کا عالم طاری ہے۔ یکایک فضل نرس بلند مقام پر کھڑی ہے۔ اور اس نے علاج کے لئے ہاتھ بڑھایا ہے عالم رؤیا کا یہ نظارہ امر واقعہ کی تصویر تھا۔ اور یہ کہنا مبالغہ نہ ہو گا۔ کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کا وجود مذکورہ بالا شفاخانہ میں فضل ایزدی کا مظہر ہے۔

غرض یہ سب اسباب اللہ تعالیٰ نے ہی میسر فرمائے جس سے شدید خطرہ سے نجات حاصل ہوئی۔

جب اللہ تعالیٰ شفا کا ارادہ کرتا ہے تو موافق حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور اگر اس کا ارادہ برعکس ہو۔ تو ہر کوشش جو اختیار کی جائے ناکامی کی طرف لے جاتی ہے چنانچہ اس واقعہ میں میں نے دیکھا کہ ہر قسم کی سہولت پیدا ہوتی گئی۔ یہانتک کہ اثنائے سفر میں بعض ریلوے افسران نے بھی اپنی خدمات پیش کیں جس کے لئے میں ان کا ممنون ہوں۔ گزشتہ سال میں اسی مہینہ میں مجھے اپنے مرحوم بھائی کی بیماری میں اس کے برعکس یہ تجربہ ہوا کہ ان کے علاج میں میری طرف سے ہر وسیلہ اختیار کرنے کی پوری کوشش کی گئی۔ مگر ہر کوشش موت کی گھڑی کو قریب تر لانے کا موجب ہوئی۔ میو ہسپتال میں داخل کرنے کے لئے میرا سارا دن لگ گیا۔ ہاؤس سرجن اپنے دفتر سے غائب تھے۔ معلوم ہوا کہ وہ کسی پرائیویٹ بیمار کو دیکھنے کے لئے باہر گئے ہوئے ہیں۔ جب وہ آئے تو انہوں نے مشورہ دیا۔ جب ان کے مشورہ کے مطابق عمل کیا گیا تو دوا تاخیر ہو گئی۔ پھر اسی شفاخانہ میں ایک اور ڈاکٹر سے مشورہ کرنا پڑا۔ ان مشوروں میں ہی معلوم ہوا کہ شفاخانہ کی فضا باہمی رقابتوں اور جنبہ داریوں سے معمور ہے۔ پھر ڈاکٹر امیرالدین صاحب جیسے قابل ڈاکٹر کا علاج میسر آنے کے باوجود فوری طور پر کچھ اس لئے وقفہ پڑ گیا کہ ان کی باری نہ تھی اور انہوں نے مناسب نہ سمجھا۔ غرض اسی قسم کی روکیں پیدا ہوتی چلی گئیں یہانتک کہ بھائی مرحوم چل بسے۔ اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا موافق اسباب نہ پیدا ہوئے۔

میو ہسپتال کا نظم و نسق اور اس کا ڈسپلن [illegible] کچھ ایسا بگڑ چکا تھا کہ حالات دیکھ کر گھن آتی [illegible] یہ شفاخانہ کسی زمانہ میں ڈاکٹر ہیگو جیسے رحم دل اور قابل ڈاکٹر کے طفیل بیکسوں کے لئے رحمت بنا ہوا تھا مگر اب کے حالت دگرگوں تھی۔ گزشتہ سال ان دنوں اخبارات میں اس بارے میں بہت کچھ لکھا گیا تھا جو قطعاً مبالغہ نہ تھا۔ یہ نہیں کہ شفاخانہ میں نیک دل اور قابل ڈاکٹر موجود نہ تھے۔ تھے مگر بعض کو میں نے کچھ ایسے ہی بے بس پایا۔ ایک معتدبہ حصہ تنخواہ دار ملازم ہونے کے باوجود اپنی پرائیویٹ پریکٹس اور اجارہ داری میں مشغول تھا۔ مجھے بتلایا گیا کہ اس قسم کی پریکٹس کی اب اجازت ہے۔ اور غالباً یہی وجہ تھی کہ شفاخانہ کے اوقات میں حاضر باشی کو نظر انداز کیا گیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ سابقہ قانون ہی درست تھا۔ ڈاکٹروں کی تنخواہیں بے شک بڑھا دی جائیں۔ لیکن پرائیویٹ پریکٹس کی انہیں اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔

میں یہ کہہ رہا تھا کہ جب خدا تعالیٰ شفا کا ارادہ کرتا ہے تو موافق حالات پیدا کر دیتا ہے۔ جب اس کا ارادہ نہ ہو تو حالات سازگار نہیں ہوتے۔ اس بارہ میں گزشتہ سال اور اس سال جو تجربہ ہوا ہے اس نے مجھے اس حقیقت پر علیٰ وجہ البصیرت قائم کر دیا ہے۔ اور اس قسم کا تجربہ صرف پہلی بار نہیں بلکہ بارہا میرے مشاہدہ میں آیا ہے لیکن اس ایمان اور یقین کے ساتھ میں اس بات کو بھی محسوس کرتا ہوں کہ ناسازگاری کے حالات کے لئے خود انسان بھی بہت حد تک ذمہ وار ہے۔

ہمارا ملک اقتصادی بدحالی کی وجہ سے نہایت ہی بری حالت میں ہے اور گوناگوں بیماریوں نے اہل ملک کو اور بھی خستہ حال کر رکھا ہے۔ ان حالات میں شفاخانوں کی اصلاح اور ترقی خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ قابل اور نیک دل ڈاکٹر مہیا کرنا۔ ان کی حوصلہ افزائی اور سامان علاج کی خاطر خواہ بہم رسانی سے اس اصلاح میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے۔ بیوا اور بیکس بیماروں کے علاج کے لئے ایک صندوق صدقہ فنڈ محکمہ کی طرف سے ہر جگہ اگر جاری کیا جائے اور اس کا انتظام حکام ضلع اور تحصیل کی نگرانی کے ماتحت ہو تو لاکھوں روپیہ اس غرض کے لئے جمع ہو سکتا ہے۔ صرف احساس توجہ اور حسن تدبیر کی ضرورت ہے۔ قادیان میں ہم نے آٹا فنڈ جاری کیا ہوا تھا۔ اور اس کی آمد سے کم و بیش ایک سو بیس بیکسوں کی خوراک اور تعلیم کے انتظام میں مدد ملتی تھی۔ ہر گھر خوشی سے مٹھی بھر آٹا بطور صدقہ دیتا۔ روزمرہ کی خوراک سے نکال سکتا تھا۔ جو محلہ کے انتظام کے ماتحت ایک جگہ جمع ہو جاتا تھا۔ اگر حکومت کے بجٹ میں گنجائش نہ ہو تو اس قسم کے طریق شفاخانوں کی ترقی اور اصلاح کے لئے تیار کیا جا سکتا ہے۔ حکومت کی طرف سے کوشش ہونی چاہیئے کہ علاج معالجہ میں سہولتیں پیدا ہوں اور مشکلات کا ازالہ کیا جائے۔

گزشتہ سال بدوملہی میں ہی چوہدری محمد اقبال صاحب صدر سمال ٹاؤن کمیٹی کی اہلیہ اسی قسم کے عارضہ کی وجہ سے سامان علاج مہیا نہ ہونے کی وجہ سے فوت ہو گئیں۔ ایک نالائق نرس کی جہالت کی وجہ سے۔ یہاں شفاخانہ میں نہ ٹرینڈ نرس ہے۔ نہ لیڈی ہیلتھ وزیٹر کا انتظام۔ حکومت کا فرض ہے کہ جہاں اس نے شفاخانہ کھول کر مردوں کے علاج معالجہ کا ایک حد تک انتظام کیا ہوا ہے۔ وہاں مستورات کے علاج کے لئے بھی انتظام کرے۔ اس میں غفلت برتنے کی ذمہ واری ان افسروں پر ہے جن کے ہاتھوں میں رعایا کی بہبودی کا انتظام دیا گیا ہے اگر عدم انتظام کی وجہ سے ناسازگاری کے حالات پیدا ہوتے ہیں۔ تو اس کے متعلق یہ کہنا درست نہ ہو گا کہ مشیت الٰہی ہی ایسی ہے کہ ہر انسان اپنا فرض منصبی ادا کرے۔ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے

کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی

دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور
۹ رجولائی ۱۹۴۹ء

مسلمان اقوام کا نصب العین

کل ہم نے ان کالموں میں ماہنامہ "طلوع اسلام" کے ایک سوال کہ کیا سبب ہے۔ کہ باوجودیکہ مسلمان دنیا کے ایک بہت بڑے حصہ پر چھائے ہوئے ہیں۔ پھر بھی ان کی حالت مغربی اقوام کے مقابلہ میں نہایت پست اور زبون ہے۔ کا جواب مجملاً عرض کیا تھا۔ دراصل بات یہ ہے۔ کہ مسلمان اقوام کے سامنے اس وقت کوئی نصب العین موجود نہیں ہے۔ مسلمان اقوام کو ایک رشتہ میں پرونے والا صرف اسلام ہے۔ از منہ گذشتہ میں ان کی کامیابی کا راز یہی تھا۔ کہ ان کا ایک نصب العین تھا۔ اور جو مذہب تھا۔ اس زمانہ میں بھی اگرچہ عجمی اثرات کی وجہ سے مسلمان کلیتہً صراط مستقیم پر قائم نہیں رہے تھے۔ لیکن پھر بھی ان کے بادشاہ۔ ان کے علماء۔ ان کے صوفی۔ ان کے حکام اور عامل۔ ان کے پیشہ ور اور مزدور سب مذہب کے رنگ میں ڈوبے ہوئے تھے۔ باوجود اختلافی مسائل کے ان میں یکجہتی اور اتحاد مذہب قائم تھا۔ دوسرے لفظوں میں ان کے سامنے ایک نصب العین تھا۔ جوں جوں اس واحد نصب العین کا قابو کمزور ہوتا گیا۔ ان کی سیاسی اور معاشی قوتیں بھی کمزور ہوتی گئیں۔ ان کو ایک رشتہ میں پرو رکھنے کے جو اسباب تھے۔ وہ زائل ہوتے گئے۔ اور ان کا شیرازہ بکھرتا چلا گیا یا کہو ہی ان کے مخالف دنیاوی قوت میں ترقی کرتے رہے۔ اور انہوں نے اتنی کامیابی حاصل کرلی۔ کہ وہ مسلمان اقوام پر ٹوٹ پڑے۔ اور ہر محاذ پر انہوں نے بے دل اور منتشر الخیال مسلمانوں کو شکست پر شکست دینا شروع کردی۔

کل ہم نے عرض کیا تھا۔ کہ دنیا کی ترقی کے کچھ اصول ہیں۔ جو لوگ کوئی خاص مقصد پیش نظر رکھ کر میدان میں نکلتے ہیں۔ تو لقولے کہ حرکت میں برکت ہے۔ فطری طور پر ان اصولوں سے کام لینا شروع کردیتے ہیں۔ جو باعث ترقی ہوتے ہیں۔ نصب العین اور مقصد کی آگ ان کے سینہ میں آرزو وں کے شعلے بلند کردیتی ہے۔ اور وہ لوگ جو کوئی خاص نصب العین سامنے رکھ کر چلتے ہیں۔ نہایت تیزی سے کوہ و صحرا کو طے کرتے ہوئے دریاؤں اور سمندروں کا سینہ چیرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اور جو لوگ کوئی نصب العین سامنے نہیں رکھتے۔ ان کو مجبوراً ان اولوالعزم لوگوں کی گرد راہ بننا پڑتا ہے۔ جب مسلمان اقوام کے سامنے ایک نصب العین موجود رہا۔ اس وقت تک وہ بھی دوسری اقوام کے مقابلہ میں کامیاب رہے۔ لیکن جب نصب العین کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی۔ تو وہ بے دل ہو کر کونے میں دبک گئے۔ اور اولوالعزم اقوام کو زبان حال سے پکار پکار کر دعوت دینے لگے کہ آؤ اور ہمیں شکار کرلو۔ چنانچہ یکے بعد دیگرے وہ نہایت آسانی سے شکار ہوتے گئے۔ اور آخر مسلمانوں کی وہ حالت ہو گئی ہے۔ جو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور جس کا کسی قدر نقشہ "طلوع اسلام" نے اپنے اہم سوال میں کھینچا ہے۔

اس بات سے کہ نصب العین بلند ہے یا پست اعلیٰ ہے یا ادنیٰ! دنیاوی ترقی کے اصولوں کو کارفرما ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ضروری امر یہ ہے۔ کہ کوئی نہ کوئی چیز پیش نظر ہونی چاہیئے جو ہماری روح اور جسم میں آگ بھر سکتی ہو۔ جس نے ہمارے ذہنوں اور ہمارے اعمال پر قابو پالیا ہو۔ اس وقت مغربی اقوام کے سامنے مادی ترقی کا نصب العین ہے۔ وہ اس نصب العین کے حصول کے لئے سر سے لیکر پاؤں تک کی تمام قوتوں سے مصروف ہیں۔ اور انہوں نے اپنی تمام جدوجہد کو اس محاذ پر جمع کردیا ہے۔ یہ نصب العین حواس خمسہ کو محسوس ہوتا ہے۔ اور اس نے ان پر ایسا قابو پالیا ہے۔ کہ اس کے سوا ان کو کچھ نہیں سوجھتا۔ وہ اس کے نشہ میں مخمور ہیں۔ اس راستہ میں وہ جو بھی قدم اٹھاتے ہیں۔ سیدھا پڑتا ہے۔ اور ان کو اپنے نصب العین کے قریب لے جاتا ہے۔ خواہ یہ نصب العین ادنیٰ ہی سمجھا جائے۔ خواہ اسکو پست خیال کیا جائے۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ نصب العین ہے ضرور۔ اور یہی چیز ہے جو ان کو آگے آگے دھکیلتی چلی جاتی ہے۔

اس سے ثابت ہے۔ کہ جو قوم ترقی کرنا چاہتی ہے۔ اس کے لئے پہلی چیز جو ضروری ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ اس کے سامنے کوئی نصب العین ہونا چاہیئے۔ اب اگر مسلمان اقوام بھی متحرک ہونا چاہتی ہیں۔ تو ان کو بھی کوئی نصب العین اختیار کرنا پڑے گا۔ ورنہ اگر وہ زندگی کے میدان میں اسی طرح بے مقصد آوارہ و پریشان رہے جیسا کہ وہ اب ہیں تو ان کا حال بھی آم کے اس بور کی طرح ہوگا۔ جو ہوا کے ایک جھونکے سے منوں زمین پر گر جاتا ہے۔ اور کوئی پھل پیدا نہیں کرتا۔

اگر یہ بات ذہن نشین ہو چکی ہے۔ تو اب غور طلب بات یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کا نصب العین کیا ہونا چاہیئے جیسا کہ ہم نے کل عرض کیا تھا۔ کہ یا تو ان کو بھی اسی قسم کا نصب العین بنانا چاہیئے۔ جس قسم کا نصب العین مغربی اقوام کا ہے۔ اور مذہب کو ترک کردینا چاہیئے یعنی وہ بھی مادی ترقی کو ہی اپنا مقصد حیات بنالیں۔ اور یورپ اور امریکہ کی تقلید میں سب وہ باتیں اپنا لیں۔ جو اس نصب العین کے ساتھ لازم وملزوم ہیں۔ اور اسی نشہ میں پوری طرح مخمور ہو جائیں جس نشہ میں ترقی یافتہ اقوام مخمور ہیں۔ انہی اقوام کے طور وطریق اختیار کرلیں۔ مرنا جینا ویسا ہی ہو جائے اور ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں نے اگرچہ پوری طرح اسکو بھی اختیار نہیں کیا۔ مگر آثار بتا رہے ہیں۔ کہ مشرق بھی مغرب کے راستہ پر ہی چلنے کے لئے کمریں کس رہا ہے۔ اور وہ دن قریب ہیں۔ کہ مسلمان بھی انہی اقوام کی طرح ہو جائیں گے۔ جو آجکل ترقی یافتہ کہلاتی ہیں۔ ترکی نے تو اس ضمن میں بہت ترقی کرلی ہے۔ مصر، شام عراق۔ ایران حتیٰ کہ حجاز بھی اسی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور پاکستان اور انڈونیشیا بھی کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ لیکن ویسے ابھی مشرق اپنے استاد سے بہت پیچھے ہے۔ ابھی اس کا درجہ اتنا اونچا نہیں ہوا۔ کہ مغرب ان کو اپنا ہمسر سمجھنے لگے۔ وہ انہیں اب بھی اسی حقارت سے دیکھتا ہے۔ جیسا کہ پہلے دیکھتا تھا۔ ہاں ایک بات ضرور ہے۔ کہ اب اس نصب العین کی وجہ سے جو حشر مغربی اقوام کا ہوگا۔ وہی مشرق یعنی مسلمان اقوام کا بھی ہوگا۔ آٹے کے ساتھ گھن بھی ضرور پسے گا۔

ایسی صورت میں ہمیں یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ گو مسلمان اقوام ممکن ہے بڑی ترقی کر جائیں۔ اور ممکن ہے اپنے استادوں سے بھی کبھی بڑھ جائیں۔ لیکن یہ مسلمانوں کی ترقی نہیں ہوگی۔ اسی طرح جس طرح مغربی اقوام کی ترقی عیسائیوں کی ترقی نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ ترقی اگرچہ ترقی کے فطری اصولوں کے مطابق ہی ہوتی ہے مگر نصب العین کی چھاپ اس پر ضرور لگ جاتی ہے۔ مغربی اقوام نے اپنا نصب العین صرف مادی ترقی کو بنا رکھا ہے۔ اس لئے وہ اخلاق اور روحانیت سے عاری ہیں۔ ان کی یہ ترقی شیطان کے کام آرہی ہے۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ دنیا اس ترقی کی وجہ سے تباہی کے کنارے پر کھڑی ہو گئی ہے۔ وہی قوت جو دنیا کو جنت بنا سکتی ہے۔ اس کو جہنم بنا رہی ہے۔ افراد افراد سے اور اقوام اقوام سے دست وگریبان ہیں۔ خشکی اور تری تو خیر ہوا بھی شیطان کا بازیچہ گاہ بن رہا ہے۔ اس لئے ہمیں سوچ لینا چاہیئے۔ کہ مسلمان اقوام بھی اگر مغربی اقوام کے نصب العین کو سامنے رکھ کر ترقی کرنا چاہتی ہیں۔ تو اس کا نتیجہ کیا ہو سکتا ہے۔

اگر وہ زندہ رہنا چاہتی ہیں۔ تو مسلمان اقوام کو بھی ایک نہ ایک نصب العین اختیار کرنا پڑیگا۔ اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ ہمارے علماء اور فہیم لوگ یہی کہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا نصب العین وہی ہونا چاہیئے جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا نصب العین تھا۔ جو قرآن کریم میں اللہ تعالے نے دنیا کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور جس کا نمونہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش کیا تھا۔ یہ نصب العین واقعی بڑا اچھا ہے۔ اگر ہم بھی اسکو اپنے سامنے رکھ کر چلیں تو اغلب ہے۔ کہ ہم اپنے آپ کو بھی اور دنیا کو بھی تباہی سے محفوظ کرلیں۔ لیکن اس میں ایک بڑی مشکل ہے۔ اور یہ مشکل اتنی بڑی اس لئے بنی ہوئی ہے۔ کہ ہمارے علماء کو اس مشکل کا احساس نہیں ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ نصب العین بھی اسی طرح اختیار کیا جا سکتا ہے۔ جس طرح دنیاوی نصب العین۔ چنانچہ انہوں نے فاشی اور اشتراکی نظاموں کے مقابلہ میں سیاسی اسلام کا نظریہ ایجاد کرلیا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جس طرح ائمۃ الکفر اپنے سیاسی نظریات بزور شمشیر دنیا میں قائم کرتے ہیں۔ اسی طرح ہمیں اسلامی اصولوں کو بھی بزور شمشیر قائم کرنا چاہیئے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جس طرح اسلامی نصب العین دنیاوی نصب العین سے مختلف مزاج رکھتا ہے۔ اسی طرح اس کے حصول کے طریقے بھی دنیاوی نصب العین کے حصول کے طریقوں سے مختلف بلکہ متضاد مزاج رکھتے ہیں۔

اس کے وجوہات یہ ہیں۔ دنیاوی نصب العین کا دائرہ اس دنیا تک محدود ہے۔ اور عقل انسانی اس کو وضع کر سکتی ہے۔ مگر الٰہی نصب العین کا دائرہ اس دنیا کی حدود سے آگے نکل جاتا ہے۔ اور مابعد الطبیعیات تک پھیلتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ دنیاوی نصب العین ظاہری عالم محسوسات سے قریب ہونے کی وجہ سے انسان کی توجہ کو ہمیشہ آسانی سے کھینچتا رہا ہے۔ اور جب اس کے حصول میں انسانی جدوجہد اس مقام پر پہنچتی رہی ہے۔ کہ آگے اندھیرا ہی اندھیرا چھا جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اپنے نور کی شعاعیں حقیقی نصب العین کا راستہ اجاگر کرنے کے لئے بھیجی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ اور اسکی سنت کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔ اور اسکی یہ سنت بغیر وجہ کے نہیں ہے۔

جیسا کہ ہم نے ابھی توضیح کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پیش کردہ نصب العین حواس ظاہری کے عالم محسوسات سے نہیں بلکہ ایک اور ہی عالم محسوسات سے جو روحانی ہے۔ گہرا تعلق رکھتا ہے جب تک اللہ تعالیٰ اس عالم محسوسات کو انسان کے دل میں اپنے نور سے از سر نو منور نہ کرے۔ دنیا حقیقی نصب العین کے راستہ پر اپنی عقل کے سہارے پر گامزن نہیں ہو سکتی۔ اگر یہ بات نہ ہوتی۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کو قائم کرنے کے لئے سینکڑوں ہزاروں انبیاء علیہم السلام مبعوث نہ ہوتے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی۔ تو ہمارے بعض علماء قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف بلکہ متضاد اسی قسم کے سیاسی نظریات نہ گھڑ لیتے۔ جس قسم کے سیاسی نظریات ائمۃ الکفر گھڑتے چلے آئے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس وقت ہمارے سامنے دو نصب العین ہیں۔ ایک نصب العین ائمۃ الکفر کا ہے۔ اس کے حصول کے لئے ائمۃ الکفر کے طریقے کافی ہیں۔ اس کو اختیار کرنے سے دنیاوی ترقیاں حاصل ہو سکتی ہیں۔ مگر ہمیں اس کے ساتھ اس انجام کو بھی قبول کرنا ہوگا۔ جو اس کا ہونا ہے۔ اس نصب العین کے اختیار کرنے سے ہمیں شیطان کے ساتھ زندگی بسر کرنا ہوگی۔ گویا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ ہر قسم کی فریب بازی۔ ہر قسم کی ذلت ہر قسم کے سفلی جذبات کو کھلی چھٹی ہوگی۔ نیکی۔ تقویٰ عالی خیالی۔ سب فضول چیزیں ہوں گی۔ دوسرا نصب العین وہ ہے۔ جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ جس کو

باقی دیکھو صفحے پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ انقلاب عظیم

ہماری ہجرت — اور — مرکز کی بازیابی — حضرت زکریا علیہ السلام کی ایک پیشگوئی

(از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لائل پور)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نزول المسیح صفحہ ۲ کے حاشیہ پر فرماتے ہیں:-

"زکریا ۱۴ باب میں مذکور ہے۔ کہ آخری زمانہ میں مسیح موعود کے عہد میں سخت طاعون پڑے گی۔ اس زمانہ میں تمام فرقے دنیا کے متفق ہوں گے۔ کہ یروشلم کو تباہ کر دیں۔ تب انہی دنوں طاعون پھوٹیگی۔ اور اسی دن یوں ہوگا کہ "جیتا پانی" یروشلم سے جاری ہوگا۔ یعنی خدا کا مسیح ظاہر ہو جائے گا۔ اور اس جگہ یروشلم سے مراد بیت المقدس نہیں ہے۔ بلکہ وہ مقام ہے۔ جس سے دین کے زندہ کرنے کے لئے الٰہی تعلیم کا چشمہ جوش مارے گا۔ اور وہ قادیان ہے جو خدا تعالیٰ کی نظر میں دار الامان ہے۔ خدا تعالیٰ نے جیسا کہ اس امت کے خاتم الخلفاء کا نام مسیح رکھا ایسا ہی اس کے خروج کی جگہ کا نام یروشلم رکھ دیا۔ اور اس کے مخالفوں کا نام یہود رکھ دیا۔"

پیشگوئی کے الفاظ

یہ پیشگوئی جس کی طرف حضرت اقدس علیہ السلام نے اشارہ کیا ہے۔ بائیبل کے عہد عتیق میں زکریا نبی کے صحیفہ سے درج ذیل ہے:-

"خداوند فرماتا ہے۔ یوں ہوگا کہ ساری زمین (کے بسنے والوں کے) دو حصے کاٹے جائیں گے اور نیست ہو جائیں گے۔ لیکن تیسرا حصہ اس میں باقی رہے گا۔ اور میں تیسرے حصے کو آگ میں سے گذاروں گا اور صاف کروں گا۔ جیسے چاندی صاف کی جاتی ہے۔ اور ان کو پرکھوں گا۔ جیسے سونا پرکھا جاتا ہے۔ وہ میرا نام پکاریں گے اور میں ان کی سنوں گا۔ میں کہوں گا کہ یہ میرے لوگ ہیں۔ اور وہ کہیں گے کہ خداوند میرا خدا ہے۔

دیکھو خداوند کا دن آئے گا۔ اور تیری لوٹ کا مال تیرے درمیان بانٹا جائیگا۔ اور میں ساری قوموں کو فراہم کروں گا۔ کہ یروشلم پر چڑھیں اور لڑیں۔ تو شہر لے لیا جائیگا۔ اور سارے گھر لوٹے جائیں گے۔ اور عورتیں بے حرمت کی جائیں گی۔ اور آدھا شہر اسیر ہو کے جائیگا۔ پر وہ جو باقی رہ جائیں گے شہر میں کاٹے نہ جائیں گے۔ تب خداوند (باقی لوگوں کو بچانے کے لئے) نکلیگا۔ اور ان قوموں کے ساتھ جس طرح پہلے جنگ کے دن لڑا تھا۔ لڑے گا۔ اور اس روز خداوند کے پاؤں کوہ زیتون پر جو یروشلم کے سامنے مشرق کو ہے جمے رہیں گے۔ اور کوہ زیتون اپنے درمیان میں سے یوں پھٹ جائیگا۔ کہ مشرق کی طرف اور مغرب کی طرف بہت بڑی وادی پیدا ہو جائیگی۔ کیونکہ آدھا پہاڑ شمال کو اور آدھا پہاڑ جنوب کو الگ ہو جائے گا۔ اور تم (اس وادی میں سے ہو کر) میرے پہاڑوں کی وادی کو بھاگو گے۔ جو کہ آضل کو جا ملے گی۔ اور وہاں جا کر ختم ہوگی۔ تم ایسے بھاگو گے جیسے کہ شاہ یہودا عزیا کے ایام میں زلزلے سے بھاگے تھے۔ خداوند میرا خدا آئے گا۔ اور سب مقدس اس کے ساتھ ہونگے ان دنوں نفیس اجرام فلکی کی روشنی جاتی رہے گی۔ نہایت کثیف ظلمت چھا جائے گی۔ بلکہ ان دنوں سردی اور برف ہوگی۔ (نوٹ پراٹسٹنٹ بائیبل میں پیشگوئی کا یہ آخری فقرہ درج نہیں ہے۔ لیکن کیتھولک بائیبل میں موجود ہے۔ وہیں سے میں نے نقل کیا ہے)

(ملاحظہ ہو زکریا ۱۳ : ۸، ۹ و ۱۴ : ۱ تا ۵)

پیشگوئی کے اجزاء

پیشگوئی کے اس حصہ میں جن مہتم بالشان امور غیبیہ کا علم آج سے دو ہزار سال قبل دیا گیا۔ اسکی ایک تجلی موجودہ انقلاب میں ہم دیکھ چکے ہیں۔ آئندہ یہ پیشگوئی کسی اور رنگ میں بھی اگر پوری ہو۔ تو اسے بعید از قیاس نہ سمجھیے۔ اس پیشگوئی میں مندرجہ ذیل باتیں قابل غور ہیں۔

(۱) آخری زمانہ میں ایسی عالمگیر تباہیاں اور حوادث رونما ہوں گے۔ کہ دنیا کا دو تہائی حصہ ختم ہو جائیگا۔ ایک تہائی آبادی جو باقی رہے گی۔ اسے بھی رنگا رنگ حوادث کی آگ میں ڈال کر کندن بنایا جائیگا۔

(۲) انہی حوادث کے دوران میں یا یوں کہیے کہ اسی سلسلہ حوادث کی ایک کڑی یہ واقعہ بھی ہوگا۔ کہ اس وقت کے یروشلم (جس کے معنے ہیں دار الامان) پر قومیں چڑھ آئیں گی اور لڑیں گی۔ اور شہر ان کے قبضہ میں چلا جائے گا۔

(۳) اس شہر کے سب کے سب گھر لوٹ لئے جائیں گے۔ اور لوٹ کا مال آپس میں بانٹ لیا جائے گا۔

(۴) شہر کی آبادی کا ایک حصہ اسیری کی حالت میں وہاں سے نکل جائیگا۔ جو کہ قتل و غارت سے بچ نہ سکے گا۔

(۵) عورتوں کی حرمت ان حملہ آوروں کی نظر میں باقی نہ رہے گی۔

(۶) شہر کے باقی لوگ جو شہر میں رہ جائیں گے۔ زیادہ تر محفوظ رہیں گے۔ اور کاٹے نہیں جائیں گے۔

(۷) اس زمانہ میں لوگوں کی پناہ کے لئے خدا تعالیٰ یہ انتظام کرے گا۔ کہ شمال اور جنوب میں کوہ زیتون (جو کہ حکومت و سلطنت سے استعارہ ہے) درمیان میں سے پھٹ کر الگ ہو جائے گا۔ اور ایک بہت بڑی وادی پیدا ہو جائیگی۔ جو کہ مشرق اور مغرب میں تقسیم ہو جائیگی۔

(۸) اس نئی شاہراہ کے ذریعہ جو کہ شرقاً غرباً پیدا ہو جائیگی۔ شہر کے بقایا لوگ نکال لے جائیں گے۔

چنانچہ لکھا ہے۔ کہ "خداوند میرا خدا آئے گا۔ اور سب مقدس لوگ اس کے ساتھ ہوں گے"۔ یعنی خدا تعالیٰ کی معیت میں اس کے فضل رحم اور مدد کے ساتھ سب مقدسین نکالے جائیں گے۔

(۹) اور یہ لوگ ایسے علاقہ میں پناہ دیئے جائیں گے جہاں پہاڑ بھی ہوں گے اور پہاڑوں میں ایک وسیع و عریض وادی بھی بنی ہوگی۔

(۱۰) یہ انقلاب عظیم جس میں لوگ بھاگ کر ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں جائیں گے۔ ایک بڑے زلزلے کی کیفیات اپنے اندر لئے ہوئے ہوگا۔

(۱۱) وہ دن نہایت پر عظمت ہوں گے۔ بڑے بڑے لوگ جو کہ قوم میں مثال انجم ہوں گے۔ تاریک ہو جائیں گے۔

(۱۲) جاڑے اور سردی کی وجہ سے لوگ تکالیف اٹھائیں گے۔

پیشگوئی کی وضاحت

ان امور غیبیہ پر غور کیجیے۔ یہ ساری باتیں مسیح ثانی کے یروشلم قادیان پر حرف بحرف صادق آتی ہیں۔ خود علمائے کلیسیا اس پیشگوئی کو مسیح کی آمد سے وابستہ قرار دیتے ہیں۔

وہ عالمگیر تباہیاں جن میں دنیا کا ایک بڑا حصہ تدریج ختم ہو رہا ہے۔ آپ کے سامنے ہیں۔ اس انقلاب کی زد میں مسیح ثانی کا یروشلم بھی آگیا۔ پیشگوئی کے مطابق اس پر قومیں چڑھ آئیں۔ لوٹ مار کا بازار گرم ہوا۔ اردگرد کے دیہات سے ہزارہا انسانوں کے جم غفیر وہاں جمع ہوئے۔ کئی ماہ کی پناہ کے بعد ان کا ایک حصہ اسیری کی حالت میں وہاں سے نکلنے پر مجبور کیا گیا۔ راستے میں ہولناک قتل عام ہوا۔ عورتوں کی حرمت اٹھ گئی۔ لیکن جو لوگ ایک سکیم کے ماتحت شہر میں ٹھیرے رہے۔ وہ زیادہ تر محفوظ رہے۔ اور آسانی سے مغرب کی طرف منتقل ہو گئے۔ پھر اس پیشگوئی میں یہ ذکر کتنا حیرت انگیز ہے۔ کہ کوہ زیتون جو کہ بائیبل کے محاورہ کے مطابق حکومت اور سلطنت سے استعارہ ہے۔ درمیان سے پھٹ جائیگا۔ اس طرح کہ ایک حصہ شمال کی طرف اور ایک حصہ جنوب کی طرف الگ الگ ہو جائے گا۔ مزید برآں اس تقسیم کے باعث ایک بہت بڑی وادی پیدا ہو جائیگی۔ جو کہ مشرق اور مغرب میں تقسیم ہو جائے گی۔ اس حصہ پیشگوئی میں حکومت و سلطنت اور ملک کی تقسیم کا کتنا واضح اشارہ موجود ہے۔ شمالی ہندوستان کا ایک حصہ جنوبی ہندوستان سے الگ ہو گیا۔ پھر شمالی ہندوستان کا یہ علاقہ (جس میں پیشگوئی کے مطابق مسیح ثانی کا یروشلم موجود ہے) دو حصوں میں بٹ گیا۔ ایک مشرقی حصہ اور دوسرا مغربی حصہ۔

ربوہ — وادیٔ کوہستان

پھر یہ ذکر کس قدر ایمان پرور ہے۔ کہ اس زلزلے سے بچنے کے لئے جو یروشلم کے لوگوں پر وارد ہوگا۔ "تم میرے پہاڑوں کی وادی کی طرف بھاگو گے" گویا وہاں جا کر پناہ لو گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا کشف جو کہ الفضل میں آپ کو دکھایا گیا۔ یہ ہے۔ کہ قادیان سے نکل کر ہم ایک ایسے پہاڑی علاقہ میں پناہ کے لئے گئے ہیں۔ جہاں باوجود پہاڑ ہونے کے ایک ہموار میدان پیدا ہو گیا ہے۔ جس کے مطابق آپ نے ربوہ کو مرکز ثانی تجویز فرمایا۔ حدیث میں بھی یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود پر وحی نازل کرے گا۔ کہ تو میرے بندوں کو پہاڑوں کی پناہ میں لے جا۔ (ترمذی کتاب الفتن) میں سمجھتا ہوں کہ وحی سے مراد حسن و احسان میں مسیح موعود کے نظیر کا یہی کشف ہے۔ جس کے مطابق آپ نے ایک پہاڑی علاقہ میں پناہ کا انتظام کیا۔

یروشلم کی بازیابی

حضرت زکریا نبی کی پیشگوئی کے دوسرے حصہ میں یہ ذکر ہے۔ کہ یروشلم کے دشمن تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ یروشلم بحال ہوگا۔ وہ امن اور سلامتی کا گہوارہ بن جائے گا۔ زندہ پانی کے سوتے یروشلم سے مشرق و مغرب کو بہ نکلیں گے۔ ساری قومیں ہر سال جوق در جوق آیا کریں گی۔ اور ہدایت و رشد سے مالا مال ہوں گی۔

اس حصہ پیشگوئی کا متن درج ذیل ہے:- ایک دن ایسا آئیگا۔ جس کا علم خداوند کو ہے۔ وہ دن نہ دن ہوگا نہ رات۔ بلکہ سرِ شام ایک روشنی ہوگی۔ اس روز ایسا ہوگا۔ کہ یروشلم سے زندہ پانی کے چشمے جاری ہوں گے۔ جو کہ آدھے مشرقی سمندر کی طرف جائیں گے۔ اور آدھے مغربی سمندر کی طرف وہ دن گرمی اور جاڑے کے ہوں گے۔ تاں خداوند ساری دنیا کا بادشاہ ہو جائے گا۔ اس روز خداوند ایک ہوگا۔ اور اس کا نام ایک ہوگا۔

یروشلم کی ساری زمین آباد کی جائے گی۔ لوگ اس میں سکونت کریں گے۔ پھر مطلق لعنت نہ ہوگی۔ بلکہ یروشلم امن و امان سے بسے گا .... اور یوں ہوگا۔ کہ یروشلم پر لشکر کشی کرنے والی ہر ایک قوم جو بچ رہیگی۔ سال بہ سال بادشاہ رب الافواج کو سجدہ کرنے اور عید خیام منانے کے لئے وہاں جائے گی۔ (یہ عید اس چالیس سالہ مسافرت کی یادگار ہے۔ جو ارض موعودہ کے سلسلے میں بنی اسرائیل کو اختیار کرنا پڑی)

(ملاحظہ ہو زکریا ۱۴ : ۶ تا ۱۶)

دشمنوں کی ہلاکت کا منظر

حضرت زکریا علیہ السلام اسی پیشگوئی میں یروشلم کے دشمنوں کی ہلاکت کا منظر بایں الفاظ پیش کرتے ہیں۔

"اور اس مری کا نتیجہ یہ ہوگا۔ جس سے خداوند ان ساری قوموں کو مارے گا۔ جنہوں نے یروشلم کے برخلاف لشکر کشی کی۔ (اس میں مبتلا ہونے والے یہ دشمن) جب اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں گے۔ تو ان کا گوشت فنا ہو جائے گا۔ ان کی آنکھیں ان کے چشم خانوں میں پگھل جائیں گی۔ ان کی زبانیں ان کے منہ میں گل سڑ جائیں گی اس دن یوں ہوگا۔ کہ خداوند کی طرف سے ان کے درمیان بہت بڑی گھبراہٹ آپڑیگی۔ اور ان میں سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیگا .... پھر ان کے سب جانوروں کو مری ہلاک کر دیگی" (زکریا ۱۴ : ۱۲ تا ۱۵)

یعنی ان دشمنوں کے اندر پھوٹ پڑ جائے گی۔ اور وہ آپس میں برسر پیکار ہو جائیں گے۔ پھر مری سے وہ ہلاک ہوں گے۔ لیکن جو لوگ اس عذاب سے بچائے جائیں گے وہ یروشلم کی زیارت کو ہر سال جایا کریں گے۔ گویا ان قوموں کا ایک حصہ تباہ ہو جائیگا۔ اور ایک حصہ ایمان لے آئیگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی یہی فرماتے ہیں۔ "کہ قادیان پر حملہ آور قومیں جو کہ مشرکانہ رنگ رکھتی ہیں۔ تباہ برباد ہوں گی۔ اور بقایا ہندو اقوام اسلام کی آغوش میں آجائیں گی"۔

(تریاق القلوب صفحہ ۲۹۳ و ازالہ اوہام صفحہ ۳۲)

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کی بھی یہی پیشگوئی ہے۔ کہ ایک وقت آئیگا۔ کہ ہندو اقوام ہندوستان پھوڑ دے

باقی دیکھو صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزوں کے متعلق نوجوانوں کی ایک غلط فہمی کا ازالہ

(از مکرم عبدالحمید صاحب آصف)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ ذیل ارشاد کو جو حضور نے ۲۷ جنوری ۱۹۴۳ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا۔ بعض نوجوانوں نے سمجھنے میں غلطی کی اور انہوں نے استدلال کیا کہ حضور نے روزے رکھنے کے لئے اٹھارہ سال کی عمر کی شرط لگائی ہے اور چونکہ ابھی وہ اس شرط کو نہیں پہنچے اس لئے وہ روزہ بھی نہیں رکھ سکتے۔ حضور کا یہ ارشاد اور اس ارشاد کے متعلق حضور کی وضاحت شائع کی جاتی ہے تا نوجوانوں کی غلط فہمی دور ہو۔

روزہ کی بلوغت

"مجھے جہاں تک یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے پہلا روزہ رکھنے کی اجازت بارہ تیرہ سال کی عمر میں دی تھی۔ لیکن بعض بے وقوف چھ سات سال کے بچوں سے روزے رکھواتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس کا ثواب ہمیں ہوگا۔ یہ ثواب کا کام نہیں بلکہ ظلم ہے کیونکہ یہ عمر نشوونما کی ہوتی ہے۔ ہاں ایک عمر وہ ہوتی ہے کہ بلوغت کے دن قریب ہوتے ہیں اور روزہ فرض ہونے والا ہی ہوتا ہے۔ اس وقت کچھ مشق کرانی چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اجازت اور سنت کو اگر دیکھا جائے تو بارہ تیرہ سال کے قریب کچھ کچھ مشق شروع کرانی چاہیے مگر سارے روزے رکھوانے نہیں چاہئیں حتیٰ کہ اٹھارہ سال کی عمر ہو جائے۔ جو میرے نزدیک روزہ کے لئے بلوغت کی عمر ہے۔ ...... عورتوں میں روزہ کی بلوغت اس سے پہلے شروع ہو جاتی ہے اور وہ پندرہ سال کی عمر ہے۔ کیونکہ لڑکی پندرہ سال کی عمر میں اتنی طاقت حاصل کر لیتی ہے جتنی لڑکا اٹھارہ سال کی عمر میں۔ پھر بعض بچے طاقتور ہوتے ہیں اس لئے ان کی بلوغت پہلے بھی شروع ہو سکتی ہے۔ کیونکہ روزہ کی بلوغت انسانی قویٰ پر منحصر ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض بچے کمزور ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے بعض لوگ اپنے بچوں کو مجھ سے ملاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ اس کی عمر پندرہ سال ہے مگر وہ دیکھنے میں سات آٹھ سال کا معلوم ہوتا ہے۔ ایسے بچے میں سمجھتا ہوں روزے کے لئے شاید اکیس سال کی عمر میں بالغ ہوں...... شریعت نے مختلف بلوغتیں رکھی ہیں...... ایک قوی آدمی پندرہ سال کی عمر میں ہی اٹھارہ سال کے برابر ہو سکتا ہے۔" (الفضل ۲ فروری ۱۹۴۳ء)

بلوغت کی وضاحت

"مجھے روزوں کے متعلق بتایا گیا ہے کہ میرے کسی سابق خطبے (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ جنوری ۱۹۴۳ء) کی وجہ سے جو کئی سال ہوئے میں نے پڑھا تھا بعض نوجوان یہ کہتے اور سمجھتے ہیں اور اس بناء پر روزے نہیں رکھتے کہ روزہ رکھنے کے لئے اٹھارہ سال کی عمر کی شرط لگائی گئی ہے یہ درست نہیں۔ میں نے وہ خطبہ تو نہیں دیکھا مگر اس کا مضمون مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ جو کچھ میں نے اس خطبہ میں کہا تھا وہ یہ تھا کہ اٹھارہ سال کی عمر تک نشوونما کا زمانہ ہوتا ہے اور اس وقت کا قانون اٹھارہ سال کے بعد کے قانون سے مختلف ہے۔ اس نشوونما کے زمانہ میں اگر کوئی روزہ نہیں رکھتا تو جہ اس کے کہ اس کی صحت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ یا اس کو اپنے اندر کوئی ایسی کمزوری محسوس ہوتی ہے جس کے ہوتے ہوئے وہ خیال کرتا ہے کہ روزہ رکھنا میری صحت کو اور زیادہ نقصان پہنچا دے گا۔ تو میرے نزدیک اس نشوونما کے زمانہ میں اگر وہ دیانتداری کے ساتھ اس یقین پر قائم ہے کہ روزہ رکھنا اس کی صحت کو نقصان پہنچاتا ہے یا اسے غیر معمولی طور پر کمزور کر دیتا ہے تو روزہ نہ رکھنا اس کے لئے جائز ہے مگر اس بات میں اور اس بات میں کہ اٹھارہ سال کی عمر تک روزہ رکھنا معاف ہے زمین و آسمان کا فرق ہے۔

جو بلوغت سے پہلے کا زمانہ ہوتا ہے اور جسے نیم بلوغت کا زمانہ کہا جا سکتا ہے اس میں انسان کبھی کبھی روزہ چھوڑ بھی سکتا ہے۔ تا اس کی طاقتیں اسقدر نشوونما حاصل کر لیں کہ بعد کی زندگی میں اسے کوئی تکلیف محسوس نہ ہو۔ اس لئے میں نے اس خطبہ میں کہا تھا کہ بچوں کو گیارہ بارہ اور تیرہ سال کی عمر سے کچھ نہ کچھ روزے رکھوانے شروع کر دینے چاہئیں کیونکہ اگر کوئی شخص اٹھارہ سال تک ایک روزہ بھی نہیں رکھے گا تو اس سے یہ امید نہیں کی جا سکے گی کہ وہ انیسویں سال رمضان کے سارے روزے رکھ لے بھلا جس شخص نے اٹھارہ سال تک کوئی روزہ نہیں رکھا اس کے اندر انیسویں سال ایسی طاقت کہاں سے آ جائے گی کہ وہ سارے روزے رکھنے شروع کر دے گا۔ اس کی صورت یہی ہے کہ اٹھارہ سال کی عمر میں وہ بیس بائیس یا پچیس چھبیس روزے رکھے اور انیسویں سال سارے روزے رکھ لے۔

بالعموم پندرہ سال کے بعد بچوں میں اچھی خاصی طاقت آ جاتی ہے۔ تاہم اس عمر میں سب بچوں سے یہ امید رکھنا کہ وہ لازمی طور پر تمام روزے رکھیں اور کسی ایک روزہ کو بھی ترک نہ کریں درست نہیں اور اسی بات سے میں نے دوستوں کو منع کیا تھا۔ کیونکہ اس طرح اعضاء اور قوتوں کا نشوونما رک جائے گا اور جب کسی کی طاقتیں کمزور ہو جائیں گی تو آئندہ عمر میں اسے سارے روزے چھوڑنے پڑیں گے۔ لیکن یہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں۔ دنیا میں ایسے بچے بھی ہوتے ہیں جو گو چھوٹی عمر کے ہوتے ہیں مگر ان کی طاقتیں اتنی اچھی ہوتی ہیں کہ وہ آسانی کے ساتھ روزے رکھ سکتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ پندرہ سال کے تھے جب انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں سارا سال روزے رکھتا چلا جاؤں...... تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پندرہ سال کی عمر میں ہی ایسے مضبوط قویٰ تھے کہ وہ سمجھتے تھے اگر سارا سال بھی روزے رکھتا چلا جاؤں تو رکھ سکتا ہوں۔ ایسی قوتیں رکھنے والا اگر آج بھی کوئی نوجوان موجود ہو۔ اور وہ ابھی اٹھارہ سال کی عمر کو نہ پہنچا ہو تو اٹھارہ سال کی عمر سے پہلے ہی رمضان کے سارے روزے رکھ سکتا ہے۔ اور اس کا یہ کہنا کہ میں نے فتویٰ دیا ہوا ہے کہ اٹھارہ سال سے پہلے کوئی نوجوان سارے روزے نہ رکھے سخت نادانی اور حماقت ہے۔ یاد رکھو۔ میرا فتویٰ گناہ کے متعلق ہے۔ یعنی ایسا انسان جو ابھی بلوغت تامہ کو نہیں پہنچا وہ محض کمزوری کی وجہ سے اگر روزہ چھوڑتا ہے تو وہ گناہ گار نہیں۔ لیکن بلوغت تامہ کے بعد صرف کمزوری کی وجہ سے اگر کوئی ایک روزہ بھی چھوڑتا ہے تو وہ گناہ گار ہے۔ وہ صرف اس کمزوری کی وجہ سے روزہ چھوڑ سکتا ہے جس کا لازمی نتیجہ بیماری ہو۔ ورنہ اگر کسی کے قویٰ اچھے ہوں اور روزوں سے اسے کوئی تکلیف نہ ہوتی ہو تو چاہے وہ اٹھارہ سال کی عمر کو نہ پہنچا ہو۔ اسے چاہیئے کہ وہ روزے رکھے۔

تھوڑے ہی دن ہوئے ایک عورت نے اپنے ایک عزیز کے متعلق جو گیارہ بارہ سال کا ہے مجھ سے پوچھا وہ روزے رکھتا ہے (یہ اکتوبر کے مہینہ کی بات ہے جبکہ سردی ہوتی ہے۔ گرمیوں کے روزے تو بڑوں کو نڈھال کر دیتے ہیں۔ آصف) اور منع کرنے سے باز نہیں آتا۔ اور یوں اس کی صحت پر کوئی برا اثر نہیں تو کیا ہم اسے روزے رکھنے دیں؟ تو میں نے جواب دیا کہ جب صحت پر کوئی برا اثر نہیں تو روزے رکھنے دو۔ ہاں اگر کمزوری نظر آئے تو چھڑوا دینا۔ تو ایسے بچے اٹھارہ سال سے کم عمر میں بھی روزے رکھ سکتے ہیں۔

اگر کوئی بچہ دوسروں کی نقالی میں روزے رکھتا ہے یا بچوں کے دکھاوے کے لئے روزے رکھتا ہے اور اس سے اس کی طاقتوں پر برا اثر پڑتا ہے تو ہمارا فرض ہے کہ اسے روزے رکھنے سے روکیں۔ کیونکہ ہمارا کام جہاں یہ ہے کہ ہم بچوں کو روزے رکھوائیں وہاں یہ بھی ہمارا ہی کام ہے کہ ہمارا بچہ کمزور یا بیمار ہو تو اسے روزہ نہ رکھنے دیں...... کیونکہ اگر ہم اس عمر میں اسے روزے رکھنے سے نہیں روکیں گے تو بلوغت کے بعد جو اسے ۳۰-۴۰ یا ۵۰ سال عمر ملے گی۔ اس میں وہ اپنی طاقت کی کمزوری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکے گا۔ اور اسی طرح دین کے دوسرے کاموں میں بھی عمدگی سے حصہ نہیں لے سکے گا۔ پس اس وجہ سے کہ وہ بعد کی عمر میں دین کی خدمت زیادہ عمدگی سے کر سکے۔ اس عمر میں جو نشوونما کی عمر ہوتی ہے کمزور بچوں کو مسلسل روزے رکھنے سے روکنا ہمارا فرض ہے اور یہ امر دین کے خلاف نہیں بلکہ اس کے عین مطابق ہے۔

پس کمزور بچوں کو محض کمزوری کی وجہ سے روزوں میں ناغے کر لینے جائز ہیں۔ لیکن بلوغت کے بعد محض کمزوری کی بناء پر روزوں میں ایک ناغہ کرنا بھی جائز نہیں۔

ماں باپ کا فرض ہے کہ وہ اس زمانہ میں اپنے بچوں کو ہر سال کچھ نہ کچھ روزے رکھوانے چلے جائیں۔ کچھ روزے بارہ سال کی عمر میں رکھوائیں۔ پھر کچھ روزے بڑھا کر تیرہ سال کی عمر میں رکھوائیں۔ اسی طرح چودھویں۔ پندرھویں۔ سولھویں اور سترھویں سال اس کے روزوں میں اضافہ کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ اٹھارھویں سال اگر وہ طاقتور ہے تو اسے تمام روزے رکھوانے جائیں۔ اور اگر کمزور ہے تو دو چار چھڑوا دیئے جائیں۔ تا کہ جب وہ اپنی عمر کے انیسویں سال میں داخل ہو تو ایک روزہ بھی نہ چھوڑے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۴۸ء مطبوعہ الفضل ۶ نومبر ۱۹۴۸ء)

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر کی متوقع آمد!

جناب شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ شام دمشق سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم جناب چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ پان امریکہ ہوائی جہاز کے ذریعہ بصرہ ہوتے ہوئے انشاء اللہ ۱۱ جولائی کو کراچی پہنچ جائیں گے۔ (انشاء اللہ)

احمدی طلباء توجہ فرمائیں

جن احمدی طلباء نے کسی کالج کی طرف سے یا پرائیویٹ طور پر ایف اے۔ ایف ایس سی۔ بی اے۔ بی ایس سی کا یونیورسٹی امتحان دیا ہو وہ اپنے نام۔ رول نمبر اور موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ نیز اگر کوئی طالب علم اپنے نتیجہ سے بذریعہ تار یا ٹیلیفون اطلاع حاصل کرنا چاہے تو مناسب رقم ہمیں کالج کے پتہ پر بھجوا دے تا کہ بروقت اسے اطلاع دی جائے۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

ولادت

خاکسار کے ہاں مورخہ ۶/۴/۶۱ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ غلام رسول کنسٹیبل ۱۳۳ تھانہ سٹی گجرات۔ بکاٹہ گڑھی مہاجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۳۹۰ میں شیخ غلام محمد ولد شیخ اللہ بخش صاحب عمر ۶۲ سال سکونت لالیاں ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ محض مبلغ چارسو روپیہ -/۴۰۰ کے معمولی سرمایہ سے تجارت شروع کر رکھی ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ مجھے مذکورہ بالا تجارت کے ذریعے اندازاً ساٹھ روپیہ -/۶۰ ماہوار آمد ہو جایا کرتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔
نیز یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ بوقت وفات جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ یعنی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور داخل خزانہ صدر انجمن کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد:۔ شیخ غلام محمد بقلم خود
گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی ۲۷۹ انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودھا۔
گواہ شد:۔ شیخ محمد یار سیکرٹری جماعت احمدیہ لالیاں ضلع جھنگ۔

وصیت نمبر ۱۱۳۹۱ میں شریفہ بی بی زوجہ سراجدین صاحب عمر ۲۳ سال سکونت لالیاں جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیورات تو قادیان میں لٹ گئے۔ اب تو میرے خاوند محترم شیخ سراجدین صاحب کے ذمہ مبلغ دوصد روپیہ -/۲۰۰ دین مہر کا واجب الادا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر وصیت کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو اپنی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔

الامۃ:۔ موصیہ مذکور شریفہ بی بی
گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی ۲۷۹ انسپکٹر بیت المال
گواہ شد:۔ شیخ محمد یار سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لالیاں
گواہ شد:۔ شیخ سراجدین

وصیت نمبر ۱۱۳۹۲ میں عبدالکریم ولد عبدالحکیم صاحب عمر ۲۷ سال سکونت خوشاب ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے۔ ماہوار آمد ۸۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد بعد اس کے پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر بھی میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی (نوٹ) اس وصیت پر نومبر ۱۹۴۸ء سے عمل درآمد شروع ہوگا۔

العبد:۔ عبدالکریم کلرک گورنمنٹ کالج سرگودھا
گواہ شد:۔ غلام رسول نائب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا
گواہ شد:۔ محمد فیروز ولد ملک محمد صاحب قوم اعوان سکنہ خوشاب Sargodha
گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی

وصیت نمبر ۱۱۳۹۵ میں جمعدار عبدالرشید ولد ایم عبدالخالق سکنہ قادیان دارالفضل حال سکونت رسالپور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت ماہوار آمد -/۸۰ اسی روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میں اپنی ماہوار آمد کی کمی و بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔

المرقوم:۔ عبدالرشید ولد منشی عبدالخالق صاحب
گواہ شد:۔ غلام حسین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رسالپور۔ گواہ شد:۔ عبدالغنی صوبیدار سیکرٹری وصایا رسالپور چھاؤنی۔ ۱/۱۰/۴۸

وصیت نمبر ۱۱۳۹۷ میں ریاض احمد ولد محمد غلام بیگ عمر ۳۰ سال بنگرود ڈاکخانہ رسالپور ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے۔ اسوقت میرا گذارہ ماہوار آمد -/۱۴۲/۸ ایک صد بیالیس روپے آٹھ آنے پر ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ تا زیست ادا کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد بعد اس کے پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اور نیز اپنی تنخواہ کی کمی و بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔

العبد:۔ جمعدار ریاض احمد
72 W/S Coy RIS ...
گواہ شد:۔ عبدالغنی صوبیدار سیکرٹری وصایا رسالپور
گواہ شد:۔ خورشید احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ رسالپور

وصیت نمبر ۱۱۳۹۳ میں ہدایت اللہ ولد چوہدری محمد عبداللہ صاحب عمر ۲۹ سال حال سکونتی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ ماہوار آمد مبلغ -/۷۲ روپے ہے۔ اس کا ۱/۱۰ دسواں حصہ تا حیات داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی میری جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ ہدایت اللہ موصی ملازم محکمہ P.W.D. Karachi
گواہ شد:۔ لطیف احمد طاہر وائس پریذیڈنٹ حلقہ جنوبی کراچی S. Karachi
گواہ شد:۔ محمد حسن سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جنوبی کراچی۔

وصیت نمبر ۱۱۴۰۰ میں عبدالحمید عاجز واقف زندگی ولد شیخ محمد حسین صاحب عمر ۲۸ سال دھرم کوٹ رندھاوا ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ محلہ دارالفضل قادیان میں ایک قطعہ سفید اراضی خاکسار کے بھائی شیخ محمد خورشید کے نام ہے اس کا نصف یعنی دس مرلہ میں نے مبلغ -/۲۰۰۰ دو ہزار دے کر اواخر ۱۹۴۶ء یا ابتدا ۱۹۴۷ء میں خرید کر لیا تھا۔ لیکن کاغذات میں ابھی میرے نام اس کا انتقال نہیں ہوا اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میں واقف زندگی ہوں۔ تحریک جدید کی طرف سے اس وقت مجھے -/۸۵ روپے ماہوار الاؤنس ملتا ہے۔ بوقت وفات جو بھی مزید جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی وصیت ہذا حاوی ہوگی سوائے اس کے کہ میں کوئی رقم حصہ وصیت کردہ سے ادا کروں۔ اسے منہا سمجھا جائے گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

خاکسار:۔ عبدالحمید عاجز نائب ناظر بیت المال
گواہ شد:۔ ملک صلاح الدین ایم۔ اے درویش دارالمسیح قادیان
گواہ شد:۔ خاکسار محمود عارف واقف زندگی درویش مقیم دارالمسیح۔

وصیت نمبر ۱۱۳۹۹ میں شکیلا بیگم بنت چوہدری شیر علی خاں عمر ۱۹ سال سکونت حال ماڈل ٹاؤن بلاک جی ۲۷ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیورات مبلغ سات صد روپیہ -/۷۰۰ کا دسواں حصہ کی ۱/۱۰ کی وصیت کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ اگر کوئی جائداد ہوگی۔ تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اسکی اطلاع دوں گا۔

العبد:۔ شکیلا بیگم
گواہ شد:۔ Shah Nawaz 140 Bander Road 29/9/48 Karachi
گواہ شد:۔ احمد مختار ۱۴۰ بندر روڈ کراچی

وصیت نمبر ۱۱۴۰۲ میں پارسا بیگم زوجہ صوبیدار غلام رسول صاحب کھارا قادیان حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے۔

سنگر مشین مالیتی	-/۴۰ روپے
زیور طلائی چوڑیاں دو تولے ہار دو تولے۔ گلوبند ایک تولہ کل ۵ تولہ	-/۵۰۰ "
زیور نقرئی ۲۰ تولہ	-/۲۰ "
مہر بذمہ خاوند	-/۶۰۰ "
کل میزان	-/۱۱۶۰ "

کل جائداد گیارہ صد ساٹھ روپیہ ہے ۱/۱۰ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت ہذا حاوی ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں۔ تو اتنی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز بوقت وفات کے وقت جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی۔ اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔

الامۃ:۔ پارسا بیگم
گواہ شد:۔ صوبیدار غلام رسول خاوند موصیہ۔
گواہ شد:۔ اقبال احمد ایاز واقف زندگی۔

بقیہ صفحہ ۲ — موجودہ انقلاب عظیم

... پر غلبہ اقتدار پا ئیں گی۔ اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کے درپے ہو جائیں گی ایسے نازک وقت میں خدا تعالے ان کے سرداروں اور لیڈروں کے دل میں اسلام کا الہام کریگا اور یہ لوگ اور ان کے اثر کے ماتحت ان کی قوم آغوش اسلام میں آجائے گی۔ اسی طرح جس طرح مغل مسلمانوں کو تباہ برباد کرنے کے بعد خود اسلام میں جذب ہو گئے۔ (تفہیمات الٰہیہ مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

پیشگوئیوں میں تطابق

پھر ایک اور بات بھی قابل غور ہے قادیان پر حملہ اور دشمنوں کی ہلاکت کی خبر جس رنگ میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے دی ہے۔ وہ حضرت ذکریا نبی کی پیشگوئی سے بالکل مطابقت رکھتا ہے۔ دونوں پیشگوئیوں میں یہ تطابق حیرت انگیز ہے۔ قادیان پر حملہ آور دشمنوں کی ہلاکت کا منظر آپ کی پیشگوئی میں بایں الفاظ پیش کیا گیا۔

جب میں ان کے قریب پہنچا تو میں نے ان کو ایسے پایا جیسے وہ بیک وقت موت کا شکار ہو گئے ہیں وہ مردہ ہیں اور نہایت ذلت و خواری کی حالت میں ہیں۔ ان کی کھالیں اتر چکی ہیں۔ سر ان کے پھٹے ہوئے ہیں گردنوں پر چھری چھری ہوئی ہے اور ہاتھ پاؤں کٹ چکے ہیں۔ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑے ہیں وہ لوگ اچانک لقمۂ اجل بن گئے گویا جیسے ان پر بجلی گری ہے اور وہ جل کر بھسم ہو گئے ہیں۔

(ترجمہ از آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۶۲)

حضرت میکاہ نبی کی پیشگوئی

آخر میں حضرت میکاہ نبی کی پیشگوئی پر اس مضمون کو ختم کیا جاتا ہے۔ جس میں یہ ذکر ہے کہ یروشلم بحال ہوگا دنیا کی قومیں ایمان لائینگی۔ اور وہ یروشلم سے نکلنے والی الٰہی تعلیم کے مطابق اپنے جھگڑوں کا فیصلہ کریں گے۔ وہ جنگ و جدل کو بھول جائینگے۔ اور امن دامان قائم ہوگا۔

"آخری دنوں میں ایسا ہوگا۔ کہ خداوند کے گھر کا پہاڑ پہاڑوں کی چوٹی پر نصب کیا جائیگا اور سارے پہاڑوں سے بلند کیا جائے گا۔ اور قومیں اسکی طرف روانہ ہوں گی۔ اور بہت سی قومیں آئیں گی اور کہیں گی آؤ ہم خداوند کے پہاڑ اور یعقوب کے خدا کے گھر کو اوپر چڑھیں۔ وہ ہم کو اپنی راہیں سکھلائے گا

تو ہم اس کے رستوں پر چلیں گے۔ کیونکہ صیہون سے شریعت اور خداوند کا کلام یروشلم سے نکلے گا اور وہ (کلام شریعت) بہت سی قوموں کے درمیان عدالت کرے گا اور دور کی طاقتور قوموں کا انفصال کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی تلواروں کو توڑ کر ہل کے پھل اور اپنی برچھیوں کو درانتیاں بنائیں گے۔ تب ایک قوم دوسری قوم پر تلوار نہیں اٹھائیں گی۔ اور پھر وہ جنگ کی تعلیم نہ لیں گے ...... ہم لوگ اپنے خداوند خدا کا نام لے کر ہمیشہ کے لئے اور ابد تک چلا کریں گے .... خداوند ان پر ..... ابد الآباد تک حکومت کرے گا (میکاہ ۴ تا ۱)

بقیہ صفحہ (۳) کا لیڈر

قرآن کریم نے جامع و مانع الفاظ میں فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ بیان کیا ہے۔ یعنی یہ دنیا بھی جنت اور وہ دنیا بھی جنت بن جائے۔ اسکے حصول کے طریقے وہی ہوں گے جو اس نصب العین مقرر کرنے والے نے قرآن کریم میں بتائے ہیں۔ آئمۃ الکفر کے طریقے اختیار کر کے یہ حاصل نہیں ہو سکتا۔

افسوس ہے کہ آئمۃ الکفر کی مصنوعی روشنی نے ہمارے بعض علماء کی آنکھوں کو اتنا چندھیا دیا ہے کہ وہ قرآن کریم کے بتائے ہوئے طریق کو بھی اس روشنی میں دیکھنے پر مصر ہیں۔ یہاں تک کہ تحریف سے بھی گریز نہیں کرتے۔ ایسی اندھیر گردی میں کیا ضرور نہ تھا کہ اللہ تعالےٰ اپنے نور کی شعاعیں آسمان سے بھیجتا اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان زبردست پیشگوئیوں کو پورا کرتا جو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے الامام المہدی کی آمد کے متعلق کی ہوئی ہیں۔

فتدبروا۔

"سفینہ" کا معاملہ

نوائے وقت کے نامہ نگار خصوصی کی اطلاع ہے کہ مرکزی حکومت نے حکومت پنجاب کو ہدایت کر دی ہے کہ مدیران جرائد کی کانفرنس اور مرکزی حکومت کے مابین مفاہمت کی پوری پابندی کی جائے اور پریس ایڈوائزری کمیٹی سے مشورہ بغیر کسی اخبار کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ اس سے امید کی جاتی ہے کہ سفینہ کا معاملہ بھی پریس ایڈوائزری کمیٹی کو بھیج دیا جائے گا۔

یہ خبر اطمینان بخش ہے۔ کیونکہ اس طرح حکومت مغربی پنجاب نے سفینہ پر پابندی لگانے میں تعجیل سے کام لے کر جو غلطیاں کی تھیں۔ اس کی تلافی ہو جائے گی۔ حکومت نے عجلت کاری میں دو بڑی غلطیاں کی تھیں ایک تو یہ کہ پریس ایڈوائزری کمیٹی سے اس خاص مضمون کے متعلق جس کی بنا پر پابندی لگائی گئی تھی مشورہ نہیں کیا تھا دوسری یہ کہ پابندی غیر معین وقت کے لئے لگائی گئی تھی۔ حالانکہ اس کے حکم کے برخلاف چارہ جوئی بھی نہیں کی جا سکتی تھی۔ ان دونوں وجوہات کی بنا پر حکومت کا یہ فیصلہ سخت غلط تھا۔ اسلئے مرکزی حکومت نے دخل اندازی کر کے قابل تحسین اقدام کیا ہے اور اس سے مدیران جرائد کی کانفرنس اور ایڈوائزری کمیٹی کا وقار بھی قائم ہو گیا ہے اور آئندہ اخبارات ایسی عجلت کارانہ غلطیوں سے بھی محفوظ ہو گئے ہیں۔

پاکستان طیارہ کا نام رکھنے کی رسم

کراچی ۸ر جولائی۔ والئی سوات نے جو ہاکر فیوری فائٹر شہباز پاکستان فضائیہ کو پیش کیا ہے۔ ہفتہ کے روز ۹ بجے صبح بیگم لیاقت علیخاں ماری پور کے فضائی مستقر پر اسکے نام رکھنے کی رسم ادا کریں گی۔ (اسٹار)

۳ وزیر مختار محمد سلیم الرضی کو ہندوستان میں عراق کا وزیر مختار مقرر کیا گیا ہے (اسٹار)

درخواست دعا

میری بیوی بیمار ہے۔ اور بیماری لمبی ہو گئی ہے

میرے برادر خورد مولوی محمد سعید صاحب انصاری مبلغ تحریک جدید حال بارڈنگ (سماٹرا) کا خط اڑھائی ماہ سے نہیں آیا۔ جس کی وجہ سے تشویش ہے۔ میں بعض مشکلات میں ہوں احباب کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(محمد منیر واقف زندگی از کنری سندھ)

اعلان نکاح

میرے بڑے بھائی قریشی میر محمد صاحب کا نکاح ڈینمارک ماریہ بنت ڈینمارک جیانی (اٹالین) سے بعوض مبلغ پانچ صد روپیہ حق مہر بروز ۲۲ جون ۱۹۴۹ء بعد نماز مغرب محترم ڈاکٹر احمد دین صاحب نے کنری (سندھ) میں پڑھا۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ احمدیت اور ہمارے خاندان کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(خاکسار) محمد عبد اللہ قریشی

"جہلم" کی الوداعی پارٹی رحمت اللہ کی شرکت

لندن ۸ر جولائی۔ پاکستان بحریہ کے فلیگ شپ ایچ ایم پی ایس "جہلم" ایک الوداعی پارٹی میں شرکت کرنے کے لئے پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ کل پورٹسماؤتھ جائیں گے۔ توقع ہے کہ پاکستان کے بحری کمانڈر انچیف بھی جو اس وقت لندن میں ہیں۔ ہائی کمشنر کے ساتھ جائینگے اور جہاز کا معائنہ کریں گے۔ "جہلم" کی حال ہی مرمت کی گئی ہے اور اس نے آزمائشی بحری سفر کامیابی سے پورے کئے ہیں۔ (اسٹار)

لیبیا کے لیڈر کا عزم ٹریپولی

قاہرہ ۸ر جولائی لیبیا کی سویت کمیٹی کے صدر بشیر بے السعداوی طرابلس کے محاذ آزادی کے لیڈر السعد طاہر اابد کے ہمراہ یہاں سے ٹریپولی کے لئے روانہ ہو گئے۔ (اسٹار)

اطالیہ عربوں سے قریبی تعلقات کا خواہاں

بغداد ۸ر جولائی۔ یہاں اطالوی سفارت خانہ کے ایک افسر نے کہا کہ اطالیہ عرب حکمرانوں سے تعلقات مضبوط کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے اور ان کے ساتھ اس قسم کے تجارتی معاہدوں کی گفت و شنید کرنے کے لئے تیار ہے جس قسم کا معاہدہ لبنان سے ہو چکا ہے (اسٹار)

— بغداد ۸ر جولائی طہران میں عراق کے سابق ...

جی ٹی بس سروس

سیالکوٹ کے لئے جی ٹی بس سروس کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں جو وقت مقررہ پر سرائے سلطان سے چلتی ہیں۔ کرایہ بھی فیڈول ریٹ کے مطابق لیا جاتا ہے۔ آخری بس شام کے ۴ بجے چلتی ہے

سردار خان منیجر سرائے سلطان لاہور

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتی ہیں "والائینہ" کے استعمال سے بفضلہ تعالےٰ ننانوے فیصدی لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ مکمل کورس ۲۰ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

حب مسان: سوکھے کا مجرب علاج فی شیشی ایک روپیہ ۸ر میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ صفحہ اول)

عطائیگی کی ان شرائط کے علاوہ حکومت بہاولپور نے مہاجرین کو حسب ذیل سہولتیں دینا منظور کی ہیں۔

ا۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی لاہور کراچی لائن پر واقع چیچہ وطنی اور خان پور کے ریلوے اسٹیشنوں پر مہاجرین کا استقبال کیا جائے گا۔ اور عمر رسیدہ اشخاص بیماروں اور بچوں کو مختلف گاؤں میں پہنچانے کے لئے ان کی سواری کا انتظام کیا جائے گا۔

ب۔ ہر ایک چک میں جانے والے پینے کے پانی کے نلوں اور تالابوں کی کھدائی کا انتظام بھی حکومت کرے گی۔

ج۔ غلہ اور چارہ کی واجبی قیمت والی دوکانیں مناسب مرکزوں میں کھولی جائیں گی۔

د۔ سرکنڈا اور عمارتی لکڑی بشرطیکہ مقامی طور پر مہیا ہو سکتی ہو۔ مناسب قیمتوں پر مکان تعمیر کرنے کے لئے مہیا کی جائیں گی۔

ﮦ۔ الہ آباد اور خان پور میں مطلق طبی امداد سفری ڈسپنسریوں کے ذریعہ بہم پہنچائی جائے گی۔

و۔ مستحق مہاجرین کو قرضہ جات تقاوی دئے جائیں گے

ز۔ چھ ماہ تک ہر کنبہ کو گذارہ الاؤنس ملے گا۔

(۲) چکوں کو بڑی سڑکوں اور ریلوے اسٹیشنوں سے ملانے والی سڑکوں کی تعمیر کی جائے گی۔ اس سکیم سے مغربی پنجاب کے مہاجر کاشتکاروں کو ریاست بہاولپور میں زمین کے قطعی مالک اور کالونسٹ ہونیکا شاندار موقع ملتا ہے۔ ایک دفعہ مہاجرین زمینوں پر آباد ہو جائیں تو انہیں موقع دیا جائیگا کہ وہ نہروں سے آبپاش ہونے والی زمینوں کو زیادہ سے زیادہ خرید سکیں۔ اس پیشکش کا بہترین فائدہ اٹھانے کے لئے حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ ان سہولتوں کو صرف ان مہاجر کاشتکاروں تک محدود کیا جائے جو فی الحال ملتان۔ منٹگمری۔ لائلپور مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازیخاں کے ضلعوں میں عارضی طور پر آباد ہیں۔ کیونکہ مہاجرین کی کثرت آمد کی وجہ سے ان اضلاع کی آبادی میں انتہائی اضافہ ہو گیا ہے۔ ان ضلعوں کے مہاجرین کو قطع نظر اس امر کے کہ آیا ہندوستان کی مقررہ حدود میں ان کی ملکیتی اراضی ہے یا نہیں ریاست مذکور میں اراضی کی عطائیگی کے لئے درخواستیں ارسال کرنی چاہئیں۔ درخواستیں فنانشل کمشنر ری سیٹلمنٹ اینڈ کالونیز مغربی پنجاب لاہور کے پتہ پر متعلقہ ضلع کے افسر بندوبست کی معرفت روانہ کرنی چاہئیں۔ اس سلسلہ میں مزید کوائف حسب ذیل دفاتر سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ (۱) دفتر ڈپٹی کمشنر بحالیات بہاولپور (۲) فنانشل کمشنر ری سیٹلمنٹ اینڈ کالونیز مغربی پنجاب لاہور (۳) دفتر کمشنر بحالیات (جنرل) مغربی پنجاب اور اسسٹنٹ کالونائزیشن افسر الہ آباد (ریاست بہاولپور)

ص۔ یہ مسجد ثقافتی مرکز کے میدان میں بنائی جائے گی۔ شیخ حافظ وہبہ لنڈن مسجد کی مرکزی کمیٹی کے رکن ہیں (اسٹار)

عرب مہاجرین کیلئے برطانیہ کی طرف سے مزید ایک لاکھ پونڈ کا عطیہ

اس سے پہلے بیس لاکھ پونڈ دیئے جاچکے ہیں

لنڈن ۸ جولائی (ہوائی ڈاک سے) جیسا کہ ایک پارلیمانی سوال کے جواب میں وزیر خارجہ نے ۲۲ جون کو اعلان کیا تھا۔ ملک معظم کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ مشرق اردن میں عرب مہاجرین میں کام کرنے والے ریڈ کراس اور دوسرے برطانوی رضاکار اداروں کی امداد کے لئے ایک لاکھ پونڈ کی خاص گرانٹ دی جائے۔ پچھلے سال جب اتحادی ثالث نے مہاجرین کی مدد کے لئے اپیل کی تھی تو برطانوی ریڈ کراس نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لیا اور مجلس اقوام کے دوسرے اداروں کے ساتھ مل کر ایک پروگرام پر عمل پیرا رہی۔ چونکہ توقع کے مطابق اتحادی ادارے کے پاس روپیہ جمع نہ ہوا۔ اس لئے برطانوی ریڈ کراس نے اپنے فنڈ میں سے پچھتر ہزار پونڈ کی رقم صرف کردی اب یہ فنڈ ختم ہو چکا ہے۔ چونکہ ملک معظم کی حکومت اس کام کو جاری رکھنا چاہتی ہے اس لئے اس نے ایک لاکھ پونڈ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

پچھلے نومبر میں جنرل اسمبلی نے اپنی ممبر ریاستوں سے اپیل کی تھی کہ وہ مشرق وسطی کے مہاجرین کا مسئلہ حل کرنے کے لئے مدد دیں۔ اس وقت موجودہ امداد کے علاوہ برطانیہ نے دس لاکھ پونڈ کی رقم براہ راست مجلس اقوام کے امدادی ادارے کو بھیج دی اور اس کے سوا ایک رقم مشرق اردن کی حکومت کو بلا سود اس مقصد کے لئے دی کہ وہ اس علاقے میں عرب مہاجرین کی آبادکاری کو امداد دینے کی غرض سے ترقیات کے پراجیکٹ جاری کرے۔ (ب ۔ ا ۔ س)

لنڈن میں مسجد کی تعمیر ملتوی کر دی گئی

لنڈن ۸ جولائی۔ لنڈن میں سعودی عرب کے سفیر شیخ حافظ وہبہ نے آج بیان کیا کہ جب تک برطانیہ میں مکانوں کی قلت دور نہ ہو گی یہاں کے مسلمان لنڈن میں مجوزہ مرکزی مسجد بنانے پر زور نہیں دیں گے۔ شیخ حافظ نے اسٹار کو بتایا کہ یقیناً ہماری خواہش لنڈن میں ایک مرکزی مسجد تعمیر کرنے کی ہے۔ لیکن ہم اس عمارتی سامان کو استعمال نہیں کر سکتے جس کی مکانوں کے لئے فوری طور پر ضرورت ہے۔ ایسا کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ لوگوں سے مکان چھین لئے جائیں اور یہ مناسب بات نہیں ہو گی۔ ہمیں برطانوی باشندوں کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ مجھے امید ہے کہ دو تین برس میں مکانات کی قلت دور ہو جائے گی۔ اس وقت ہم مسجد تعمیر کر سکیں گے۔ اس دوران میں ہم اسلامی ثقافتی مرکز کے کمروں میں جو اس مقصد کیلئے مخصوص کر دیئے گئے ہیں نماز پڑھا کریں گے

یہودیوں کی توسیعی سرگرمیاں شروع ہونے کا امکان

مشرق وسطی میں بے چینی کی ایک نئی لہر۔ عربوں کی تیاریاں!

لنڈن ۸ جولائی:۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار کولونل لارڈ بیرز لسٹ سے ایک اطلاع میں رقمطراز ہے۔ کہ مشرق وسطی میں بے چینی کی ایک نئی لہر دوڑ رہی ہے۔ کیونکہ خطرہ ہے کہ یہودی اپنی وسعت پسندی کی تحریک پھر شروع کر دیں گے۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ عرب ترجمان اب بھی حالیہ جدوجہد کو ایک لڑائی میں شکست سے تعبیر کر رہے ہیں۔ لیکن وہ اسے جنگ ہار جانے کا مترادف نہیں سمجھتے۔ مصر اپنے فوجی وسائل کو طاقت ور بنا رہا ہے۔ اور شام کے مذہبی لیڈر ایک طاقتور فوج کی اپیل کر رہے ہیں۔ قدیم بیت المقدس میں نئے پہرے سے تشویش پیدا ہو گئی ہے کیونکہ اچانک یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ یہودی ایک نیا حملہ شروع کرنے والے ہیں۔ اور یہ بے چینی ابھی تک دور نہیں ہوئی ہے۔ یہودی جہازوں میں بھر بھر کر ابھی تک اسرائیل پہنچ رہے ہیں۔ اور اس کا دارومدار صیہونیوں کی امداد پر ہے۔ رپورٹ کا بیان ہے کہ یہودی حکومت کی زبوں حالی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ دوسرے ملکوں میں جو چندہ جمع کیا جا رہا تھا اس کی مقدار دس کروڑ پونڈ مقرر کی گئی تھی۔ لیکن وسط جون تک اس میں چھ کروڑ پونڈ کی کمی تھی۔ عربوں کا نظریہ یہ ہے۔ کہ یہودی حکومت ان کے علاقوں میں اور آگے بڑھے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔

رپورٹ کے آخر میں تحریر کیا ہے کہ "یہ خطرہ نظر آتا ہے کہ معاہدہ امن پر دستخط ہونے میں ابھی بہت تاخیر ہو گی اور اقوام متحدہ اس صورت حال کو آخری صورت حال سمجھے گی۔ جسے دونوں فریق سانس لینے کی مہلت تصور کرتے ہیں۔ (اسٹار)

جوٹ کا روشن مستقبل

دنیا کی مانگ پوری ہو جائیگی قیمت گر جانے کا امکان

لنڈن ۸ جولائی:۔ تجارتی حلقوں کو توقع ہے۔ کہ اس سال ہندوستان اور پاکستان میں جوٹ کی فصل سے ۹۰ لاکھ گانٹھیں حاصل ہو جائیں گی۔ اخبار "فائی نن شیل ٹائمز" کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ یہ مقدار دنیا کی مانگ کو پورا کرنے کے لئے کافی ہو گی اور قیمتوں میں بھی کمی ہوتی جائے گی۔ پھر بھی موسم میں ابتدائی فراہمیوں میں سخت مقابلہ ہو گا۔

نامہ نگار لکھتا ہے کہ "یہ رجحان خطرناک ہے کہ جوٹ کی قیمت غیر معین مدت تک ۱۰۰ پونڈ فی ٹن رہ سکتی ہے جنگ سے پیشتر کے مقابلہ میں چار گنی لاگت پر جوٹ کی اشیاء کی قیمتیں بازاروں میں کم ہونی شروع ہو گئی ہیں۔ ا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور امریکہ تک میں بازار کی حالت بہت عمدہ ہے۔ نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ جوٹ اور جوٹ کی بنی ہوئی اشیاء پر ہندوستان اور پاکستان کا کنٹرول ہونے کی وجہ سے انہیں سودے بازی کی ایک مضبوط بنیاد حاصل ہے۔ اس کی وجہ سے وہ کشش انگیز کرنسیاں حاصل کر سکتے ہیں۔ اور ارجنٹائنا آسٹریلیا اور مشرقی یورپ کے ملکوں سے دو طرفہ معاہدوں کی رو سے نادر اشیاء بھی حاصل کر سکتے ہیں اس کی وجہ سے سخت کرنسی دینے کے سلسلہ میں برطانیہ پر سے دباؤ کم ہو گیا ہے۔ لیکن غالباً یہ بات قابل غور ہے کہ برطانیہ پر اب یہ بار پھر پڑنے لگا ہے۔ گزشتہ سال امریکہ ۲۴

برطانیہ کے لئے اسلامی کونسل کی تشکیل

لنڈن ۸ جولائی:۔ برطانیہ کے لئے آج ایک اسلامی کونسل کی تشکیل عمل میں آئی ہے۔ توقع ہے۔ کہ اس کا اولین نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ برطانیہ میں مسلمانوں کی مردم شماری کی جائے گی۔ آج اسلامی ثقافتی مرکز لنڈن کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شیخ علی حسن عبد القادر نے اس کے اغراض و مقاصد کا اعلان کیا۔ اس کونسل کی تشکیل ڈاکٹر عبد القادر اور برطانیہ بھر کے مسلمان فرقوں اور انجمنوں کے نمائندوں کے درمیان گفت و شنید کی وجہ سے عمل میں آئی۔ ڈاکٹر عبد القادر کو اس کا صدر منتخب کیا گیا ہے۔ اس کے سیکرٹری ایک برطانوی مسلمان اسمٰعیل ڈی یارک اور خازن ایک پاکستانی سلیمان مقرر کئے گئے۔ (اسٹار)

موٹر کاریں بھی مدد کیلئے پکاریں گی

لنڈن ۸ جولائی:۔ موٹر والے اپنی گاڑیوں میں ایک ایسا آلہ لگوا رہے ہیں جس کی بدولت یہ ممکن نہ ہوگا کہ کوئی ان کی گاڑی لے جائے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ خطرہ کی گھنٹی بھی دے گی۔ یہ ایک خود چلنے والا ہوٹر کا آلہ ہے۔ اس کا بٹن کسی بھی غیر متوقع جگہ جہاں موٹر والا چاہے لگایا جا سکتا۔ اگر موٹر کے تالے میں چابی ڈالنے سے بٹن کو نہ گھمایا جائے۔ تو ایک آواز پیدا ہونے لگتی ہے۔ اور اس وقت تک پیدا ہوتی رہتی ہے۔ جب تک کہ وہ بٹن نہ گھما دیا جائے۔ کار بھی اس وقت تک نہیں چل سکتی۔ جب تک کہ بٹن نہ گھمایا جائے (اسٹار)

"جہلم" ترکی جائے گا

لنڈن ۷ جولائی:۔ ایچ۔ ایم۔ پی۔ ایس "جہلم" اتوار کے روز کراچی کے لئے روانہ ہو گا۔ اور راستہ میں خیر سگالی کے طور پر ترکی بھی جائے گا۔ جہاز کے ۲۴ جولائی کو استنبول پہنچنے کی توقع ہے۔ وہاں وہ ۴ روز قیام کرے گا۔ ۲۸ جولائی کو وہاں سے روانہ ہو جائے گا۔ اور یوم آزادی ۱۵ اگست کو کراچی پہنچے گا (اسٹار)

شام کا شاہ فاروق کو تحفہ

دمشق ۷ جولائی۔ یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ شاہ فاروق نے شام کے لئے جو خدمات سر انجام دی ہیں۔ ان کے اعتراف کے طور پر شاہ فاروق کے سامنے پیش کرنے کے لئے ایک ٹی ڈیزائن کی جا رہی جس میں جواہرات لگے ہوں گے (اسٹار)

جوٹ اور جوٹ کی اشیاء ۱۶ کروڑ ۵۵ لاکھ ڈالر کی فروخت ہوتی تھیں۔ اسٹرلنگ علاقہ کے لئے ڈالر دلانے میں انہیں نمایاں حیثیت حاصل ہے (اسٹار)